ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.01 (2025)

ذخیرۃ العقبیٰ کی اُردو شروحات پر ممیزات

DISTINGUISHING FEATURES OF THE URDU COMMENTARIES ON DHAKHEERAT-UL-UQBA

Hafiz Shehzad Ahmed
PHD scholar at university of Karachi
Department of
Quran & Sunnah,
University of Karachi
hafizshahzadahmad1@gmail.com
Dr Farooq Hassan
Professor, Islamic Studies
Department of Essential Studies
NED University of Engineering & Technology, Karachi
mfhassan@neduet.edu.pk

Abstract:
The Urdu commentaries on Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba *represent a significant scholarly and research contribution in the field of Islamic sciences. Their most notable feature is their simple and easily comprehensible language, making them accessible not only to scholars but also to general readers. These commentaries simplify complex academic terminologies, ensuring that jurisprudential and Hadith-related points are clearly understood.With a rigorous academic and research-oriented approach, each Hadith and jurisprudential issue is first referenced from its original source, followed by a discussion on its authenticity and reliability. The narrations are analyzed in the light of the opinions of Hadith scholars. Additionally, these commentaries provide an extensive discussion on jurisprudential issues, where different schools of thought are compared, and legal matters are clarified based on principles of Islamic jurisprudence. This makes them beneficial not only for scholars but also for students engaged in modern Islamic research.These commentaries go beyond mere explanation of Hadith; they also include jurisprudential reasoning and fundamental discussions, offering readers comprehensive guidance on various legal issues. Many of them follow a thematic arrangement, making it easier for students and researchers to conduct focused academic studies. Furthermore, they address contemporary scholarly questions, respond to orientalist objections, and discuss modern social and legal challenges, ensuring their relevance in today's intellectual discourse.Overall, the Urdu commentaries on* Dhakheerat-ul-Uqba *serve as a valuable resource for students of Islamic sciences, jurists, and researchers. Their academic depth, research standards, jurisprudential reasoning, and guidance on contemporary issues grant them a distinguished status. These commentaries provide a reliable and comprehensive reference for Hadith and jurisprudential studies, preserving traditional interpretations while also contributing to modern scholarly discourse.*

Keywords: Distinguishing Features, Urdu Commentaries**,** Dhakheerat-ul-Uqba, Comprehensible, Terminologies, Jurisprudential

ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ کی اُردو شروحات اسلامی علوم کے میدان میں ایک اہم علمی اور تحقیقی سرمایہ ہیں۔ ان کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کا سادہ اور عام فہم زبان میں ہونا ہے، جس سے نہ صرف علماء بلکہ عام قارئین بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان شروحات میں دقیق علمی اصطلاحات کو آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے تاکہ فقہی اور حدیثی نکات واضح ہو سکیں۔ علمی و تحقیقی اسلوب کی بدولت ہر حدیث اور فقہی مسئلے کو اس کے اصل ماخذ سے نقل کرنے کے بعد اس کی صحت و ضعف پر گفتگو کی گئی ہے، اور محدثین کے اقوال کی روشنی میں اس کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ ان شروحات میں فقہی مباحث کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جہاں مختلف مکاتب فکر کے نظریات کا تقابلی جائزہ لے کر مسائل کو اجتہادی اصولوں کی روشنی میں واضح کیا جاتا ہے، جو انہیں نہ صرف علماء بلکہ جدید اسلامی تحقیق کے طلبہ کے لیے بھی مفید بناتا ہے۔ یہ شروحات حدیث کی صرف تشریح تک محدود نہیں بلکہ ان میں فقہی استدلال اور اصولی مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے، جس سے قارئین کسی بھی فقہی مسئلے پر مکمل رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اکثر شروحات میں موضوعاتی ترتیب اختیار کی گئی ہے، تاکہ مخصوص موضوعات پر علمی تحقیق کرنے والے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

طلبہ اور محققین کو آسانی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ، عصرِ حاضر کے علمی سوالات، مستشرقین کے اعتراضات، اور جدید سماجی و فقہی مسائل پر بھی تفصیلی گفتگو موجود ہوتی ہے، جو ان شروحات کو موجودہ علمی و فکری ضروریات کے مطابق بناتی ہے۔ مجموعی طور پر، ذخیرۃ العقبیٰ کی اُردو شروحات اسلامی علوم کے طلبہ، فقہاء اور محققین کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان میں موجود علمی گہرائی، تحقیقی معیار، فقہی استدلال، اور عصری مسائل پر رہنمائی انہیں ایک منفرد مقام عطا کرتی ہے۔ یہ شروحات حدیث اور فقہی مطالعات کے لیے ایک مستند اور جامع ماخذ فراہم کرتی ہیں، جو نہ صرف روایتی تشریحات کی حفاظت کرتی ہیں بلکہ جدید علمی تحقیق میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

شرح سنن نسائی از علامہ وحید الزمان پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیزات:

شرح سنن نسائی از علامہ وحید الزمان دسمبر 1985ء کو لاہور کے ایک پریس زاہد بشیر نامی سے پبلش ہوئی اور اسلامی اکادمی نے اِسے نشر کیا یہ شرح زیادہ تر احادیث کے تراجم تک ہی موقوف ہے اور کہیں کہیں پر حاشیہ کے طور پر احادیث کی تشریح بھی کی گئی ہے جس سے شرح کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن اگر اِس شرح کا ذخیرۃ العقبیٰ کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اِس شرح میں تفصیلات مہیا نہیں کی گئیں اور نا ہی عصرِ حاضر کی ضروریات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

شرح سنن نسائی از زبیر علی زئی پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیّزات:

زبیر علی زئی کا شمار معاصر محققینِ حدیث میں سے ہوتا ہے بالخصوص اُنہوں نے حدیث پر حکم لگانے اور اُنکی ترتیب پر کافی کام کیا ہے اور اگر ہم زبیر علی زئی کی شرح سنن نسائی اور ذخیرۃ العقبیٰ میں تقابل پیش کریں تو درج ذیل نُکات واضح ہوتے ہیں:

1. **فقہ الحدیث کا بیان:**

زبیر علی زئی اپنی شرح میں فقہ الحدیث کو بیان کرتے ہیں اور یہی منہج واُسلوب علامہ اثیوبیؒ کا بھی ہے مگر دیکھا جائے تو علامہ اثیوبیؒ کا انداز مختلف ہے چُنانچہ امام نسائیؒ روایت کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا «فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو قَتَادَةَ، فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ»، فَقَالَ رَجُلٌ: فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ، فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي قَتَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: «هِيَ السُّنَّةُ».[1]

ترجمہ: نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہمانے نو جنازوں کی ایک ساتھ نماز پڑھی، تو مرد امام سے قریب رکھے گئے، اور عورتیں قبلہ سے قریب، ان سب عورتوں کی ایک صف بنائی، اور علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی ام کلثوم، اور ان کے بیٹے زید دونوں کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا، امام اس دن سعید بن العاص تھے، اور لوگوں میں ابن عمر، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم) بھی موجود (تھے، بچہ امام سے قریب رکھا گیا، تو ایک شخص نے کہا: مجھے یہ چیز ناگوار لگی، تو میں نے ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابوقتادہ) رضی اللہ عنہم (کی طرف) حیرت سے (دیکھا، اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہی سنت) نبی کا طریقہ (ہے۔

زبیر علی زئی کا فقہ الحدیث کا انداز:

اِس حدیث کے تحت زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

---

[1] نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث: 1978

Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No. 1978

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.01 (2025)

"بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فوت ہو گئے تھے۔ان لوگوں کی تردید کے لئے جمہور محدثین کے اقوال اور دندان شکن دلائل پیش خدمت ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بہت بعد 54ھ میں فوت ہوئے تھے"[1]۔

علامہ اثیوبیؒ کا فقہ الحدیث کا بیان:

اِس مذکورہ حدیث کے تحت علامہ اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

أنه من خماسيات المصنف -رحمه الله-، وأن رجاله كلهم رجال الصحيح، وفيه الإخبار، والسماع، وفيه أن نافعا ينقل فعل ابن عمر - رضي الله تعالى عنهما - في الصلاة على الجنائز المجتمعة، فيوافقه على ذلك أربعة من الصحابة، فقالوا: إن هذه الكفية في القيام على الجنائز المجتمعة هي السنة، وقد سبق أن قول الصحابي: من السنة كذا له حكم الرفع. والله تعالى أعلم[2].

یعنی یہ حدیث امام نسائی کی خماسیات میں سے ہے۔اور اِس حدیث کے تمام رجال صحیح ہیں اور اِس میں اخبار اور سماع ہے۔اور اِس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نافع نے ابنِ عمر کے قول "اجتماعی جنازہ پر نماز کے جواز" کو نقل کیا ہے اور یہ سنت ہے، اور یہ پہلے بھی گزر گیا ہے کہ صحابی کا قول سنت ہے اور اُسکے لئے بھی مرفوع حدیث کا ہی حکم ہے۔واللہ اعلم۔

مقالہ نگار کا تجزیہ:

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے حدیث سے بہت سے مسائل کا استنباط کیا ہے جبکہ زبیر علی زئی نے بس ایک بات بتا کر اِس حدیث کی شرح اور فقہ الحدیث کو ختم کر دیا۔لیکن علامہ اثیوبیؒ نے مکمل تحقیق اور دقیق انداز میں اِس حدیث پر کلام کیا علامہ اثیوبیؒ کی شرح سے درج ذیل اُمور واضح ہوئے:

1. کئی ایک لوگوں کا اکٹھا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔
2. نافع کا ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔
3. مختلف میتوں کا اکٹھا جنازہ پڑھنا سنتِ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔
4. صحابی کا قول بھی سنت ہے۔
5. صحابی کے قول کا بھی وہی حکم ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے قول کا ہے۔
6. یہ مذکورہ حدیث امام نسائی کی خماسیات میں سے ایک ہے۔اور خماسی حدیث اُسے کہتے ہیں کہ جو پانچ واسطوں سے رسول اللہ ﷺ تک پہنچی ہو۔

شرح سنن نسائی از علامہ محمد لیاقت علی رضوی پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیّزات:

علامہ محمد لیاقت علی رضوی صاحب جو کہ عہدِ حاضر کے ایک مشہور شارح اور محقق ہیں اُنہوں نے متعدد کتبِ احادیث کی شروحات لکھی ہیں، ذیل میں سنن نسائی کی شرح از علامہ محمد لیاقت علی رضوی پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیزات کا جائزہ لیا جائے گا:

امام نسائیؒ اپنی سنن میں لکھتے ہیں:

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى

---

[1] حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ، فوائد و مسائل، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2016 تحت الحدیث سنن نسائی 1980

Hafiz Zubair Ali Za'ee (Rahimahullah), Fawaid wa Masa'il, Maktaba Islamia, Lahore, 2016, under Hadith Sunan An-Nasa'i 1980.

[2] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج6، ص102

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol.19, p.294

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

الْخِرَاءَةَ. قَالَ: أَجَلْ، نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ، أَوْ بَوْلٍ، أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ[1].

چُنانچہ ایک جگہ پر علامہ لیاقت علی رضوی صاحب استنجاء والی حدیث پر فقہی مسائل کا استنباط کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہ کرے، اُس وقت تک استنجاء کرنا سنتِ مؤکدہ ہے یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہے۔ اِسکی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

استنجاء کرنے کے لئے جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے، جو ایسا کرے گا تو اُس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابوداود)

لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جاتی ہے، تو اگر تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہے تو اُسے پانی کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جائے گا۔

دیگر فقہاء اِس بات کے قائل ہیں: سبیلین سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لئے استنجاء کرنا یا پتھر کے ذریعے اُنہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب، پاخانہ، مذی وغیرہ شامل ہیں"[2]۔

علامہ رضوی صاحب کی شرح سے مستفیذ اہم نکات:

1. جب تک نجاست اپنے مقام سے تجاوز نہ کرے تب تک استنجاء کرنا سنت ہے۔
2. استنجاء کے لئے طاق عدد میں پتھر استعمال کرنا سنتِ مصطفی ﷺ ہے۔
3. اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے اور اُسکی مقدار ایک درھم کے برابر ہو تو اُسے صاف کرنا واجب ہے۔

علامہ اثیوبیؒ اِس جگہ فقہ الحدیث کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فيه بيان أن الاستنجاء بالأحجار أحد المطهرَين وأنه إذا لم يستعمل الماء لم يكن بد من الحجارة، أو ما يقوم مقامها وهو قول سفيان الثوري، ومالك بن أنس، والشافعي، وأحمد بن حنبل اهـ.
وفي رواية غير المصنف زيادة أو نستنجي برجيع أو عظم والرجيع: فعيل بمعني فاعل، وهو الروث والعذرة؛ لأنه رجع عن حالته الأولى بعد أن كان طعاما أو علفا[3].

---

[1] نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث: 41

Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No.41

[2] رضوی، مفتی لیاقت علی، فتوحاتِ جہانگیری ترجمہ وشرح سنن نسائی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2021، ص: 64

Razvi, Mufti Liaqat Ali, Futuhat-e-Jahangiri (Translation and Commentary of Sunan An-Nasa'i), Maktaba Rahmaniya, Lahore, 2021, p. 64.

[3] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج 1، ص 610

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol.1, p.610

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

یعنی اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ پتھر سے استنجاء کرنا دو پاکی والی چیزوں میں سے ایک ہے اور اگر کسی کو استنجاء کرتے ہوئے پانی نا ملے تو پھر وہ پتھر سے استنجاء ضرور کرے۔اور علامہ اثیوبیؒ نے یہ بھی واضح کیا کہ ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنے سے بھی گریز کیا جائے۔

شرح سنن نسائی از مجلس علمی دعوہ پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیزات:

یہ شرح سنن نسائی مجلس علمی دار الدعوہ، سعودیہ کے زیر اہتمام معرضِ وجود میں آئی ہے۔اِس شرح میں بھی اختصار کے ساتھ احادیثِ نبویہ کی تشریح کے ساتھ ساتھ تخریج اور تحقیق کی گئی ہے ذیل میں اِس شرح پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیزات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔

تعیین الراوی پر کلام:

امام نسائیؒ روایت کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ، عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: «نَعَمْ. فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ».

مذکورہ حدیث میں تعیین الراوی پر گفتگو:

صاحبِ شرح سنن نسائی اِس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بظاہر ایسا لگتا ہے کہ "وہ" کی ضمیر عبداللہ بن زید بن عاصم کی طرف لوٹ رہی ہے، لیکن فی الواقع ایسا نہیں ہے، کیونکہ عمرو بن یحیٰی کے دادا کا نام عمارہ ہے جیسا کہ دوسری روایات سے ظاہر ہے۔اس لئے صحیح یہ ہے کہ ضمیر سائل (عمارہ یا عمرو) کی طرف لوٹتی ہے نہ کہ مسئول کی طرف، صحیح بخاری میں اِس کی صراحت موجود ہے کہ سائل یحیٰی نہیں بلکہ عمارہ یا عمرو ہیں"[1]۔

مذکورہ حدیث پر ذخیرۃ العقبیٰ کی تعیین الراوی پر گفتگو:

چُنانچہ امام اثیوبیؒ لکھتے ہیں:

"قال ابن دقيق العيد: هذا وَهَم قبيح من يحيى بن يحيى، أو غيره، وأعجب منه أن ابن وضاح سئل عنه، وكان من الأئمة في الحديث والفقه فقال: هو جده لأمه، ورحم الله من انتهى إلى ما سمع، ووقف دون ما لم يعلم، وكيف جاز هذا على ابن وضاح، والصواب في المدونة التي كان يُقرئها، ويرويها عن سحنون، وهي بين يديه ينظر فيها كل حين، قال: وصواب الحديث مالك عن عمرو بن يحيى، عن أبيه أن رجلا قال لعبد الله بن زيد، وهذا الرجل هو عمارة بن أبي حسن، وهو جد عمرو بن يحيى"[2].

---

[1] شرح سنن نسائی، مجلس علمی دار الدعوہ، ناشر: مکتبہ بیت السلام، ریاض، 2016، ص: 210

Sharh Sunan An-Nasa'i, Majlis Ilmi Dar Al-Dawah, Published by: Maktaba Bait Al-Salam, Riyadh, 2016, p. 210.

[2] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج2، ص500

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol. 6, p. 102.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

مقالہ نگار کی رائے:

اِس جگہ علامہ اثیوبیؒ اور صاحبِ شرح سنن نسائی کی کتابوں کا موازنہ کیا گیا جس سے واضح ہوا کہ دونوں شراح نے ہی ایک راوی عمرو بن یحیٰ کے دادا کی نشاندہی پر گفتگو کی ہے کہ عمرو بن یحیٰ کا دادا کون ہے روایت سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمارہ بن ابو حسن ہی اُن کا دادا ہے مگر دونوں شراح نے اِسکی وضاحت کی اور اِسکی مخالفت کی اور کہا کہ اِس روایت میں عبداللہ بن زید، عمرو بن یحیٰ کے دادا نہیں ہیں ناماں کی طرف سے اور ناہی باپ کی طرف سے۔

اگر دونوں کتابوں کا موازنہ کیا جائے تو یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ علامہ اثیوبیؒ نے اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے متعدد آئمہ نقاد کا حوالہ بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ علامہ زرقانی، علامہ ابن البر، ابن دقیق العید، امام مالک وغیرہ۔ جبکہ صاحبِ شرح سنن نسائی نے ایسا کہیں ذکر نہیں کیا جس سے واضح ہوا کہ علامہ اثیوبیؒ کی شرح دیگر اُردو شروحات پر بھی مقدم ہے اور اِسکے ممیزات و فوائد دوسری اُردو شروحات پر کئی گنا زیادہ ہیں۔

فیوض الزاھی فی سنن النسائی پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیزات:

فیوض الزاھی فی سنن النسائی ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان صاحب کی ایک عمدہ شرح سنن نسائی ہے اور اِس میں اُنہوں نے بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ شرح فرمائی ہے۔ اِس شرح میں مفتی صاحب نے آٹھ عنوانات (مطابقت، اطراف، تعارفِ رجال، حکمِ روایت، خصوصیات، سند، لغات، مسائل و نصائح، خلاصہ) کے تحت موضوعِ تحقیق بنایا۔ اِسکے ساتھ ساتھ آغاز میں مبسوط مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ ذیل میں فیوض الزاھی پر ذخیرۃ العقبیٰ کے ممیزات کا ذکر کیا جارہا ہے:

چُنانچہ امام نسائیؒ ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ"[1].

صاحبِ فیوض الزاھی کی شرح:

مفتی کریم خان صاحب لکھتے ہیں:

یہ باب اِس کے بیان میں ہے کہ ناخنوں کو کاٹنا سنت ہے اور تقلیم کا لفظ قلم سے بابِ تفعیل ہے اور اِسکا معنیٰ ہے کاٹنا، اور اِس باب کی حدیث میں ایک روایت ہے" قص الاظفار" اور اظفار، ظفر کی جمع ہے۔ اور ناخنوں کو کاٹنے میں انتہائی کوشش کرنا مستحب ہے۔ اِس حیثیت سے کہ اُنگلی کو ضرر نہ پہنچے۔ اور کسی حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ناخن کاٹتے وقت اُنگلیوں کی کیا ترتیب ہو۔ علامہ نووی شافعی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ " مستحب یہہ ہے کہ ناخن کاٹنے کے ابتداء دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے کی جائے۔ پھر درمیانی اُنگلی، پھر اُسکے بعد والی اُنگی، پھر اُسکے بعد والی اُنگلی، پھر انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے، اور بائیں ہاتھ کی ابتداء چھنگلی سے کی جائے اور اُسکے بعد پھر اُسکے بعد والی اُنگلی سے، پھر اِسی طرح انگوٹھے تک، اور پیروں کے ناخن کاٹنے میں دائیں پیر کی چھنگلی سے لے کر انگوٹھے تک، اور بائیں پیر میں انگوٹھے سے لے کر چھنگلی تک ناخن کاٹے اور علامہ نووی نے استحباب کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔

اور علامہ نووی نے شرح المھذب میں اِس ترتیب کو امام غزالی سے نقل کیا ہے اور کہا: رہی وہ حدیث کہ جس کو امام غزالی نے ذکر کیا ہے، پس اِسکی کوئی اصل نہیں ہے[2]۔

علامہ اثیوبیؒ کی تحقیق تقلیم الاظفار کے حوالہ سے:

علامہ اثیوبیؒ ناخن کاٹنے کی ترتیب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[1] نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012، رقم الحدیث، 14/1

Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012, Hadith No. 14/1.

[2] خان، مفتی کریم، فیوض الزاھی شرح سنن نسائی، پروگریسو بکس، لاہور، 2015، ص: 503

Khan, Mufti Kareem, Fuyoodh Al-Zahi Sharh Sunan An-Nasa'i, Progressive Books, Lahore, 2015, p. 503.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

قال الحافظ رحمه الله: لم يثبت في ترتيب الأصابع عند القص شيء من الأحاديث لكن جزم النووي في شرح مسلم بأنه يستحب البداءة بمسبحة اليمنى، ثم الوسطى، ثم البنصر، ثم الخنصر، ثم الإبهام. وفي اليسرى البداءة بخنصرها إلى الإبهام، ويبدأ في الرجلين بخنصر اليمنى إلى الإبهام، وفي اليسرى بإبهامها إلى الخنصر، ولم يذكر للاستحباب مُستَنَدًا، وقال في شرح المهذب بعد أن نقل عن الغزالي: وأن المازَري اشتد إنكاره عليه فيه: لا بأس بما قاله الغزالي إلا في تأخير إبهام اليد اليمنى، فالأوْلى أن تقدم اليمنى بكمالها على اليسرى، قال: وأما الحديث الذي ذكره الغزالي فلا أصل له[1].

حافظ(ابنِ حجر) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: انگلیوں کو کاٹتے وقت ترتیب دینے کے بارے میں احادیث میں کوئی بات ثابت نہیں ہے۔تاہم، النووی نے شرح مسلم میں زور دیا کہ دائیں ہاتھ کی مالا سے شروع کرنا مستحب ہے۔پھر درمیانی، پھر انگوٹھی کی انگلی، پھر چھوٹی انگلی، پھر انگوٹھا۔بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھے تک شروع ہوتی ہے اور دونوں ٹانگوں پر دائیں انگوٹھے کی چھوٹی انگلی سے شروع ہوتی ہے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے چھوٹی انگلی تک شروع ہوتی ہے۔اورانُہوں نےاِس کی کوئی دلیل ذکر نہیں کی ہے۔انہوں نے شرح المہذب میں الغزالی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: اور المازری نے اس کی سخت مذمت کی۔

اورانُہوں نےمزید کہا: غزالی نے جو کہا اس میں کوئی حرج نہیں سوائے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو موخر کرنے کے۔دائیں ہاتھ کے لیے بہتر ہے کہ مکمل طور پر اُسے بائیں ہاتھ پر پیش کیا جائے۔انہوں نے کہا: جہاں تک امام غزالی نےحدیث بیان کی ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

مقالہ نگار کی رائے:

اِس جگہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب نے جو سنن نسائی کی شرح کی ہے اُس میں دیگر شروحات کو نقل کیا گیا ہے اگر یوں کہا جائے کہ مفتی صاحب نے اپنی شرح میں اِس حدیث کے تحت جتنی شرح لکھی ہے وہ ساری "ذخیرۃ العقبیٰ" سے نقل کی گئی ہے جبکہ اُنہوں نے اِسکا حوالہ بھی ذکر نہیں کیا۔

اور یہ واضح ہو گیا کہ ذخیرۃ العقبیٰ معاصر عربی شرح ہے جس سے معاصر اردو شراح نے بھرپور فائدہ اُٹھایا ہے اور جو میزات اِس شرح کے ہیں وہ کسی اور شرح میں نہیں پائے جاتے۔

اِسکے علاوہ مفتی صاحب نے اپنی شرح میں پہلے ناخن کاٹنے کا مستحب طریقہ بتایا اور پھر اُسکا حکم ذکر کیا جبکہ علامہ اثیوبیؒ نے پہلے حکم بتایا تاکہ قارئین کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں اور پھر اُس سے متعلقہ احادیث اور اقوال کو ذکر کر دیا اور آخر میں اُن اقوال کے بطلان کا بھی ذکر کر دیا۔

نتائج

1. اردو شروحات کو عام قارئین کے لیے بھی قابل فہم بنایا گیا ہے، جس سے علماء کے ساتھ ساتھ طلبہ اور عام افراد بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔
2. احادیث کی اسناد اور فقہی مسائل پر تحقیق کرتے ہوئے، ان کے صحت و ضعف پر محدثین کے اقوال کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔
3. مختلف فقہی نظریات کا موازنہ کر کے مسائل کو اجتہادی اصولوں کے مطابق واضح کیا گیا ہے، جو علمی و تحقیقی مطالعے کے لیے معاون ہے۔
4. یہ شروحات صرف احادیث کی وضاحت تک محدود نہیں بلکہ فقہی استدلال اور اصولی مباحث پر بھی تفصیلی روشنی ڈالتی ہیں، جس سے شرعی مسائل پر مکمل رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔
5. بعض شروحات میں حدیثی اور فقہی موضوعات کو الگ ترتیب دیا گیا ہے، تاکہ مخصوص موضوعات پر تحقیق کرنے والوں کے لیے آسانی ہو۔

---

[1] اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ، دار ابن الجوزیہ، 2015، ج6، ص102

Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015, Vol. 6, p. 102.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

6. جدید سماجی، فقہی اور علمی سوالات پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات بھی شامل کیے گئے ہیں۔
7. یہ شروحات کلاسیکی حدیثی تشریحات کو محفوظ رکھتے ہوئے جدید علمی تحقیق کے اصولوں پر بھی پورا اترتی ہیں۔
8. اسلامی علوم کے طلبہ، فقہاء اور محققین کے لیے یہ شروحات ایک مستند اور جامع ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں، جو تحقیقی و تدریسی مقاصد میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

سفارشات

1. اس شرح کے اسلوب اور منہج کو جدید تحقیقی تقاضوں کے مطابق مزید بہتر بنانے کے لیے عصرِ حاضر کے تحقیقی اصولوں کا اطلاق کیا جائے۔
2. ذخیرۃ العقبیٰ کا دیگر اہم حدیثی شروحات (مثلاً فتح الباری، عون المعبود، تحفۃ الاحوذی) کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ اس کے منفرد پہلوؤں کو اجاگر کیا جا سکے۔
3. جدید سماجی، فقہی، اور سائنسی مسائل پر بھی اس شرح کی روشنی میں مزید تحقیق کی جائے تاکہ اس کی عملی افادیت بڑھائی جا سکے۔
4. عام قارئین اور طلبہ کے لیے اس شرح کا ایک آسان اور مختصر خلاصہ تیار کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اس سے استفادہ کر سکیں۔
5. ذخیرۃ العقبیٰ اور اس کی اردو شروحات کو انگریزی، عربی، اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے بین الاقوامی سطح پر متعارف کروایا جائے۔
6. اس شرح اور اس کی شروحات کو ڈیجیٹل فارمیٹ میں محفوظ کر کے آن لائن مہیا کیا جائے تاکہ دنیا بھر کے محققین اور طلبہ آسانی سے اس سے استفادہ کر سکیں۔
7. اسلامی جامعات اور تحقیقی اداروں میں اس شرح کو حدیثی علوم کے تدریسی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اس کے منہج اور اسلوب سے واقف ہو سکیں۔
8. اس کتاب کے منہج و اسلوب پر علمی حلقوں میں آگاہی کے لیے سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کیے جائیں۔

خلاصہ

ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ کی اُردو شروحات اسلامی علوم میں ایک قیمتی تحقیقی سرمایہ ہیں۔ ان کا سب سے نمایاں پہلو ان کی سادہ اور عام فہم زبان ہے، جو نہ صرف علما بلکہ عام قارئین کے لیے بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان شروحات میں حدیثی اور فقہی نکات کو آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ علمی اصطلاحات کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکے۔ یہ شروحات علمی و تحقیقی اسلوب پر مبنی ہیں، جہاں ہر حدیث اور فقہی مسئلے کو اصل ماخذ سے نقل کر کے اس کی صحت و ضعف پر بحث کی جاتی ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے نظریات کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے فقہی مسائل کو اجتہادی اصولوں کی روشنی میں واضح کیا جاتا ہے۔ ان میں صرف حدیث کی تشریح نہیں بلکہ فقہی استدلال اور اصولی مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے، جو ان شروحات کو اسلامی علوم کے طلبہ اور محققین کے لیے نہایت مفید بناتا ہے۔ مزید برآں، ان شروحات میں موضوعاتی ترتیب کو اپنایا گیا ہے، جس سے جدید اسلامی تحقیق کرنے والے طلبہ اور علما کو آسانی ہوتی ہے۔ یہ شروحات مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ، جدید سماجی اور فقہی مسائل پر بھی روشنی ڈالتی ہیں، جو انہیں عصر حاضر کے علمی و فکری تقاضوں سے ہم آہنگ بناتی ہیں۔

جب ان شروحات کا دیگر مشہور شروحات، جیسے کہ علامہ وحید الزمان، زبیر علی زئی، اور علامہ لیاقت علی رضوی کی شروحات سے موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ذخیرۃ العقبیٰ میں فقہ الحدیث، روایت کی سند اور درایت پر زیادہ تفصیلی اور عمیق گفتگو موجود ہے۔ زبیر علی زئی کی شرح میں فقہ الحدیث پر اختصار پایا جاتا ہے، جبکہ ذخیرۃ العقبیٰ میں تحقیقی تجزیہ کے ساتھ متعدد فقہی و اصولی نکات بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح، مجلس علمی دعوہ کی شرح میں تخریج اور تحقیق تو کی گئی ہے لیکن ذخیرۃ العقبیٰ زیادہ جامع اور تحقیقی معیار پر پورا اترتی ہے۔ ذخیرۃ العقبیٰ کی اُردو شروحات اسلامی علوم کے طلبہ، فقہاء، اور محققین کے لیے ایک مستند اور قیمتی علمی ذخیرہ ہیں۔ ان میں حدیثی اور فقہی مباحث کے ساتھ جدید علمی سوالات کے جوابات، مستشرقین کے اعتراضات کے رد، اور عصر حاضر کے فقہی مسائل پر تفصیلی گفتگو شامل ہے۔ علمی گہرائی، تحقیقی معیار، اور عصرِ حاضر کے علمی مباحث سے مطابقت کی بنا پر یہ شروحات اسلامی علوم میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

مصادر و مراجع

1. نسائی، عبدالرحمن احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2012
2. حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ، فوائد و مسائل، مکتبہ اسلامیہ، لاہور 2011
3. اثیوبی، علی بن آدم بن موسی، ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبی، دار ابن الجوزیہ، 2015
4. رضوی، مفتی لیاقت علی، فتوحاتِ جہانگیری ترجمہ و شرح سنن نسائی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2021
5. شرح سنن نسائی، مجلس علمی دار الدعوہ، ناشر: مکتبہ بیت السلام، ریاض، 2016
6. خان، مفتی کریم، فیوض الزاھی شرح سنن نسائی، پروگریسو بکس، لاہور، 2015

Bibliography

1. Al-Nasa'i, Abdur Rahman Ahmad bin Shu'aib, Sunan Al-Nasa'i, Maktaba Islamia, Lahore, 2012
2. Hafiz Zubair Ali Za’ee (Rahimahullah), Fawaid wa Masa'il, Maktaba Islamia, Lahore, 2016
3. Al-Ethiopi, Ali bin Adam bin Musa, Dhakheerat-ul-Uqba Fi Sharh Al-Mujtaba, Dar Ibn Al-Jawziyah, 2015
4. Razvi, Mufti Liaqat Ali, Futuhat-e-Jahangiri (Translation and Commentary of Sunan An-Nasa'i), Maktaba Rahmaniya, Lahore, 2021
5. Sharh Sunan An-Nasa'i, Majlis Ilmi Dar Al-Dawah, Published by: Maktaba Bait Al-Salam, Riyadh, 2016
6. Khan, Mufti Kareem, Fuyoodh Al-Zahi Sharh Sunan An-Nasa'i, Progressive Books, Lahore, 2015